کوٹلی میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

محمد مقصود کشمیری

برصغیر پاک وہند نے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد مسلمانوں کے جذبات کو کچلنے کے لیے مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا، جس نے انگریزوں کی وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے نہ صرف جہاد کو حرام قرار دیا بلکہ مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس بدبخت نے کئی باطل اور مردود دعوے بھی کیے، اس نے اپنے آپ کو کبھی ولی اللہ کہا، کبھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور کبھی عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ حتیٰ کہ اس مردود نے ۱۹۰۱ء میں باقاعدہ طور پر اپنے لیے نبوت کا دعویٰ کیا اور اسلام کے متوازی ایک الگ دین پیش کیا اور اپنے آپ کو نبی کہلوانے لگا۔ کچھ بدبخت لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا۔ دینِ اسلام اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت سے دور ہو کر اپنا ٹھکانہ جہنم بنالیا۔ کچھ ضمیر فروشوں نے دینِ رحمت کو چھوڑ کر اس کے عقیدہ کو اختیار کیا اور انگریزوں کی سرپرستی میں ان کے مشن کی تکمیل کے لیے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکے ڈالنا شروع کر دیئے تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد ختم کیا جائے جو ان کے آقا انگریز کا اصل مشن اور مقصد تھا، اسی مشن کو زندہ کرتے ہوئے مرزا غلام احمد نے جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیا جس کا اصل مقصد انگریز سے مال وصول کرنا تھا چونکہ اس تحریک کی بنیاد ہی مفاد پرستی پر تھی جس کے لیے کچھ عرصہ بعد باقاعدہ چندہ وغیرہ جمع کرنے کا سلسلہ شروع ہوا اور ہر مرزائی کو اپنی آمدن کا معقول حصہ (نام نہاد) جماعت احمدیہ کو دینے کا پابند کیا گیا جس کی بنیاد پر آج بھی ہر مرزائی اپنی آمدن کا ۱۰ سے ۲۰ فیصد ضلعی امیر کو جمع کراتا ہے اور ضلعی امیر ہر ماہ یہ رقم چناب نگر میں جماعتِ مرتدہ کو جمع کراتا ہے۔ اس فنڈ سے قادیانی قرآن پاک کے تحریف شدہ نسخے شائع کر کے مسلمانوں میں گمراہی کے لیے پھیلا رہے ہیں اور میڈیا میں اسی فنڈ کے ذریعے اپنے باطل عقیدے کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور مالی معاونت کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے عقیدہ میں شامل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

قیامِ پاکستان سے قبل محبوب عالم قوم گجر جو انڈین ضلع گجرات کا رہنے والا تھا، گورداسپور (قادیان) سے تعلیم حاصل کر کے مبلغ بنا کر کشمیر کی طرف بھیجا گیا۔ یہ جموں، راجوری اور مینڈھر سے ہوتا ہوا سونا گلی (مقبوضہ کشمیر) میں آ گیا۔ وہاں پر قاضی فیروز الدین ولد ضمیر الدین کے گھر ٹھہرا۔ قاضی فیروز الدین چونکہ ایک غریب آدمی تھا، اسے محبوب عالم روپے اور پیسے کا لالچ دے کر اپنے ساتھ قادیان لے گیا اور اسے وہاں پر بیعت کروایا اور اس کا ماہانہ وظیفہ بھی لگوایا۔ کچھ

عرصہ گزرنے کے بعد قاضی فیروز الدین کے رشتہ داروں کو پتا چلا کہ محبوب عالم مرزائی ہے اور لوگوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔ قاضی برادری نے اسے اپنے محلے سے نکال دیا۔ اس کے بعد محبوب عالم سونا گلی کے ملا دتہ اور مقام گدی، گجر قوم کے پاس جا کر برادری ظاہر کی تو انھوں نے اسے پناہ دی۔ دونوں بھائی اس وقت اپنے علاقے کے مشہور چور اور ڈاکو تھے۔ محبوب عالم حسبِ معمول اپنی چالاکی اور عیاری کی وجہ سے ان دونوں بھائیوں کو قادیان لے گیا اور بیعت کروایا۔ ساتھ ہی ماہانہ وظیفہ بھی شروع کر دیا۔ قاضی فیروز الدین، ملا دتہ اور مقدم گدی تینوں پاکستان بننے کے بعد تک وظیفہ لیتے رہے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ان تینوں بھائیوں نے محبوب عالم کو اپنے خاندان میں سے ہی زمین دلوا کر گھر بنوا دیا۔ محبوب عالم کے دو بیٹے پیدا ہوئے جن کے نام عبدالوہاب اور عبدالحنان تھے۔ عبدالوہاب نے قادیان سے تعلیم حاصل کی اور واپس سونا گلی آ گیا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ان مرتدوں کا ایک ٹولہ آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کے سرحدی علاقہ ندھیری گاؤں میں آ گئے اور پاکستان میں چناب نگر جہاں قادیانیوں کا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے، سے مستفید ہوتے رہے۔ محبوب عالم کا بیٹا عبدالحنان دہری کینٹ میں جا کر رہائش پذیر ہوا۔ بڑا بیٹا مبلغ بن کر کہیں اور چلا گیا۔ کوٹلی کے علاقہ میں قادیانیت کا زہر پھیلانے والا یہی بد بخت پہلا شخص ہے۔ جہاں تک قاضی برادری کا تعلق ہے۔ ان میں فیروز الدین اور اس کی اولاد عبدالعزیز اور عبدالحکیم مرزائی بنے۔ باقی تمام قاضی اپنے دین اسلام پر مکمل پابند ہیں۔ جب کہ گجر برادری کے ملا دتہ اور مقدم گدی کی اولاد سے جہاں جہاں انھوں نے اپنے بیٹے اور بیٹیوں کی شادی کرائی، ان کو بھی مرزائی بنایا۔ اس وقت بھی کوٹلی میں مرزائیوں کا سرغنہ ڈاکٹر شاہ محمد جاوید جو اسی علاقہ ندھیری برموچھ کا رہنے والا ہے وہ بھی گجر فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔

آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے حوالے سے ضلع کوٹلی منکرین ختم نبوت قادیانیت کے لیے ربوہ ثانی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں پر قادیانی، اسرائیل اور بھارتی ایجنٹ اور جاسوس کے طور پر اپنی خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ضلع کوٹلی میں قادیانیوں کے ۱۸ کے قریب ارتدادی مراکز قائم ہیں جہاں وہ دن رات آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر حملہ آور ہو کر سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو لوٹ رہے ہیں۔ پوری دنیا میں سرکاری سطح پر آزاد کشمیر اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے جس نے سب سے پہلے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اور اس قرارداد کی رو سے قادیانی کافی اور غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ یہ قرارداد آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن میجر ایوب مرحوم نے ۲۹ / اپریل ۱۹۷۳ء کو پیش کی تھی جس کے مطابق قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ اور شعائر اسلام کو استعمال نہیں کر سکتے اور نہ ہی قادیانی اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد اور نہ ہی مسجد کی شکل وصورت میں تعمیر کر سکتے ہیں۔ اس قرارداد کی رو سے اگر کوئی قادیانی اس کا مرتکب پایا جائے تو اسے دو سال قید اور جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ قادیانی اس قرارداد کے ذریعے پاس ہونے والے قوانین کی دھجیاں سرِعام بکھیرتے ہیں اور قانون ان کی گھناؤنی حرکت پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ حکومت اور ممبرانِ اسمبلی دوبارہ سابقہ قرارداد کو سامنے لا کر اسے باضابطہ

قانون کا حصہ بنائیں اور حکومت قادیانیوں کو بھی غیر مسلم اقلیت کے طور پر رجسٹرڈ کرے۔

ایک تحقیقی سروے کے مطابق کوٹلی ضلع میں قادیانیوں کا پہلا ارتدادی مرکز راجدھانی کے قریب درلیاہ جٹاں گاؤں میں واقع ہے جہاں تقریباً ۱۲ گھرانے قادیانیوں کے ہیں جن کی آبادی ۵۰ کے قریب ہوگی۔ اس علاقہ میں قادیانیوں کا سابقہ سرغنہ عبدالواحد عبدالسلام متعصب قادیانی تھا۔ اس کی ایک بیٹی حمری صادقہ نے گزشتہ چار ماہ قبل اسلام قبول کر کے ایک مسلمان ندیم احمد ولد یعقوب سے نکاح کر لیا۔ بیٹی کے مسلمان ہونے پر اس مرتد کو سخت تکلیف ہوئی، جس پر اس نے درلیاہ جٹاں سے اپنی تمام جائیداد ۵۰ لاکھ روپے کے عوض فروخت کر دی اور علاقہ چھوڑ کر چناب نگر (ربوہ) جا کر رہائش اختیار کر لی۔ اس علاقے میں قادیانی عورتیں کافی سرگرم ہیں جو سادہ لوح خواتین کو جھانسہ دیتی ہیں خصوصاً جولڑکیاں شعبہ تعلیم سے وابستہ ہیں وہ اپنی تنخواہ سے ماہانہ ۱۰ تا ۲۰ فیصد چناب نگر (ربوہ) جماعت مرتدہ کو بذریعہ منی آرڈر رفنڈ پابندی سے روانہ کرتی ہیں۔ مریم صدیقہ دختر عبداللطیف ایک متعصب قادیانی لڑکی ہے جو گلپور ہائی سیکنڈری سکول میں ایم اے اسلامیات کی ٹیچر اور ہائی پوسٹ پر تعینات ہے۔ ستم ظریفی کی انتہا ہے یا محکمہ تعلیم کی نااہلی کہ ایک کافرہ اور غیر مسلمہ لڑکی کو اسلامیات کا ٹیچر مقرر کیا گیا وہ غیر مسلمہ جو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموسِ رسالت پر حملہ آور ہو کر مرزا ملعون کی جھوٹی نبوت کا پرچار کر رہی ہے، وہ اسلام کا کیا درس دے گی؟ ہر باشعور شخص اس سے بخوبی واقف ہے۔ اس علاقہ کی ۱۰ لڑکیاں اس وقت مختلف سرکاری اسکولوں میں معلمات کی آڑ میں ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

قادیانیوں کا دوسرا ارتدادی مرکز بڑالی کے علاقہ میں لطیف ولد لعل دین کے گھر میں ہے۔ اس علاقہ میں قادیانیوں کے تقریباً ۶ گھرانے ہیں جن کی آبادی ۴۰ کے قریب ہوگی یہاں پر بندیال کالونی میں ۴ سال قبل قادیانیوں نے جنگلات کی زمین پر قبضہ کر کے ارتدادی کمپلیکس کی تعمیر شروع کی تھی اور یہ کمپلیکس آزاد کشمیر میں قادیانیوں کا بڑا ارتدادی مرکز بننا تھا لیکن اللہ پاک نے ان کے منصوبے کو خاک میں ملایا، چند مقامی غیرت مند نوجوان بیدار ہوئے جنھوں نے جرأت اور غیرت کا مظاہرہ کر کے پرچہ درج کرایا اور عدالت کے ذریعے تعمیر رکوا دی۔ اس موقع پر وکیل ختم نبوت عقاب ہاشمی ایڈووکیٹ نے مؤثر کردار ادا کر کے منکرین ختم نبوت کے وکیل کو شکست فاش دی۔ ضلعی عدالت نے ۱۸ ستمبر ۲۰۰۶ء کو مقدمے کی سماعت کر کے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا جس کی خوشی میں تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی نے اپنے مرکز جامع مسجد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم میں ۲۱ ستمبر کو عدالت کے فیصلے پر یومِ تشکر منایا۔ اس علاقہ میں شیر محمد عرف شیرا اس ارتدادی کمپلیکس کا سرغنہ تھا۔ اس کی پرانا بازار کوٹلی میں کریانہ کی دکان ہے۔ بڑالی ارتدادی مرکز کی تعمیر پر اسے دو سال قید اور جرمانے کی سزا ہوئی۔ اس رسوائی اور خفت کو ابھی دو سال بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ ان مرتدوں نے بڑالی بنی کالونی میں تقریباً دو ماہ قبل دوبارہ نئے مرتد خانے کی تعمیر شروع کی ہے جس پر دوبارہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا۔ ایک مقامی نوجوان مجاہد ختم نبوت غلام ربانی نے ارتدادی مرکز کے خلاف تھانہ کوٹلی میں ایف آئی آر درج کرائی۔ علاقے میں کشیدگی

اورمقامی مسلمانوں کے احتجاج پر انتظامیہ نے پابندی لگائی۔اس مرتد خانے کا سرغنہ بھی شیرمحمد عرف شیرو ہے جو گرفتار ہوا۔ واضح رہے اس وقت اس ارتدادی مرکز کی چھت پڑ چکی ہے۔ اگر اسے مسمار نہ کیا گیا تو حالات کشیدہ ہوسکتے ہیں۔اس وقت کیس عدالت میں زیر بحث ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے وکیل ختم نبوت عقاب ہاشمی ایڈووکیٹ اس کیس کی وکالت کررہے ہیں۔تیسرا مرکز سہنسہ کے علاقے بھرنڈ بھٹہ کے ایک گھر میں واقع ہے جہاں ڈش انٹینا کے ذریعے مرتد مرزا مسرور کے بیانات سنے جاتے ہیں۔اس علاقہ میں قادیانیوں کے ۴ یا ۵ گھرانے ہیں جن کی آبادی تقریباً ۲۰، ۲۵ افراد تک ہوگی۔ اس علاقہ میں شاہ محمد جاوید کوٹلی سے آکر سرگرمیاں کرتا ہے۔کوٹلی شہر میں قادیانیوں کا پہلا ارتدادی مرکز گلہار کالونی میں واقع ہے جہاں قادیانیوں کے ۲۰، ۲۲ گھر ہوں گے۔جن کی آبادی تقریباً ۱۵۰ کے قریب ہے۔اس علاقے میں قادیانیوں کا سرغنہ محمد حسین نامی شخص ہے جوان کا مقامی صدر بھی ہے اوراسی علاقہ کا ایک قادیانی راجہ یونس ولد بوستان جو برطانیہ میں مقیم ہے اور یہاں کے قادیانیوں کو مالی سپورٹ بھی فراہم کرتا ہے۔اس کا ایک ہوٹل بھی لاثانیہ کے نام سے ہاؤسنگ اسکیم کوٹلی میں ہے۔

کوٹلی شہر کا دوسرا اور قادیانیوں کا اہم مرکزی ہیڈ کوارٹر محلّہ بلیاہ میں واقع ہے جو پورے ضلع کے قادیانیوں کے لیے عموماً اور پاکستان کے قادیانیوں کے لیے مضبوط پناہ گاہ ہے۔ پاکستان میں قادیانی جب کوئی دہشت گردی کی واردات میں ملوث ہوتو وہ یہاں ہی آکر پناہ لیتا ہے۔اس لحاظ سے بھی حکومت آزاد کشمیر کے لیے غوروفکر کا مقام ہے۔اس ارتدادی مرکز کی شکل وصورت بالکل مسجد کی طرح ہے جس پر چھے مینار اور مسجد کی طرز کا محراب موجود ہے اور مرتد خانے کی چھت پر ڈش انٹینا بھی واضح طور پر اپنے کفرخانے کا اعلان کررہا ہے جس کے ذریعے قادیانی اپنے مردود مرزا مسرور کے پیغامات اور ارتدادی سرگرمیوں کو دوسرے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ ہر جمعہ کو یہاں مرد وخواتین کا اجتماع ہوتا ہے جس میں بعض سادہ لوح مسلمان بھی دھوکے سے آجاتے ہیں۔اس مرتد خانے کا نام بیت الذکر رکھا گیا ہے اور فرنٹ دیوار پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔اس مرتد خانے کا مربی چناب نگر (ربوہ) کا رہائشی ہے۔ پہلے جرمنی میں تھا اب کچھ عرصہ سے یہاں مقیم ہوا ہے۔متنازع قادیانیت آرڈیننس کے مطابق قادیانی شعائر اسلام کو استعمال نہیں کرسکتے لیکن قادیانی یہاں سرعام ارتدادی سرگرمیاں کرتے ہیں۔اس مرکز سے متصل قادیانیوں نے ۲۰، ۲۲ گھرانے ہیں جن کے اکثر لوگ جرمنی، انگلینڈ اور کینیڈا میں رہتے ہیں۔۲۰۰۶ء بڑالی ارتدادی کمپلیکس کی تعمیر پر پابندی اور ناکامی کے بعد قادیانیوں نے ایک خفیہ منصوبے کے تحت اس ارتدادی مرکز کی توسیع کا پروگرام بنایا جس کے لیے انھوں نے ارتدادی مرکز سے متصل مکانات کی مہنگے داموں خریداری کی کوشش بھی شروع کی تھی لیکن راز فاش ہونے پر تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی کے رہنماؤں نے مقامی مسلمانوں سے ملاقات کرکے انھیں قادیانیوں کے اس خفیہ منصوبے سے آگاہ کیا۔الحمدللہ یہاں بھی قادیانیوں کو خفت کا سامنا کرنا پڑا۔اس ناکامی کے بعد قادیانیوں نے مرتد خانے کے متصل قبرستان پر چھت ڈال کر مرتد خانے کی توسیع کی۔

اس وقت محلّہ بلیاہ کے مسلمانوں میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔اس مرتد خانے کو مسمار کرنے کے لیے مقامی

مسلمانوں نے تھانے میں ایف آئی آر درج کرا دی ہے۔ اگر حکومت نے اس پر نوٹس نہ لیا تو آنے والے دنوں میں حالات کافی کشیدہ ہو سکتے ہیں۔ کوٹلی شہر میں مرزائیوں کا تیسرا ارتدادی مرکز گرلز ہائی سکول کے قریب محلّہ کھوکھر میں واقع ہے جہاں تقریباً ۱۲ سے ۱۵ گھرانے قادیانیوں کے ہوں گے۔ محمود کھوکھر ان کا سرغنہ ہے اور ندیم قادیانی جس کی پرانے بازار میں الیکٹرک پوائنٹ کی دکان ہے۔ وہ ارتدادی کفریہ سرگرمیاں کیبل اور ڈش کے ذریعے دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ کوٹلی شہر میں چند میڈیکل اسٹور اور دکانیں بھی قادیانیوں کی ہیں جن کی آمدن کا کثیر حصہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ مارنے کے لیے مرزائی خرچ کر رہے ہیں جن میں سرفہرست جی پی او کے سامنے قادیانی جماعت کے امیر ڈاکٹر شاہ محمد جو سرکاری ملازم بھی ہے۔ اس کا اسپتال جو شاہ محمد کمپلیکس کے نام سے جو بظاہر ایک اسپتال لیکن درحقیقت قادیانیوں کا ایک ارتدادی مرکز ہے۔ جہاں غریب لوگوں کی غربت سے فائدہ اٹھا کر طبی سہولیات کی آڑ میں لوگوں کو مرتد کیا جاتا ہے، اسی طرح مین بازار میں واقع داؤد میڈیکل ہال جو قیصر داؤد ایڈووکیٹ کا ہے ان کی دوسری دکان شہید چوک میں یونائیٹڈ میڈیکل سٹور کے نام سے ہے، یہ شخص انتہائی متعصب قادیانی ہے۔ کئی سال سے سرکاری اسپتال کے راشن اور دوائیوں کا ٹھیکہ اسی مردود کے پاس تھا۔ اس مرتبہ اس مردود سے مریضوں کو خلاصی ہوئی۔ کوٹلی شہر میں بعض مارکیٹیں بھی قادیانیوں کی ہیں اور بدقسمتی سے ہمارے مسلمان اور اپنے آپ کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہنے والے لوگ ان قادیانیوں کی مارکیٹوں میں کرائے دار ہیں۔ جو ان لوگوں کی بے حسی کا مظہر ہے جو قادیانی ہمارے نبی کا گستاخ اور دشمن ہے، وہ کب اور کہاں ہمارا خیر خواہ ہو سکتا ہے؟ مغل مارکیٹ جو رفیق مغل قادیانی کی ہے اس میں دو دکانیں قادیانیوں کے پاس ہیں جب کہ باقی سب دکانوں میں مسلمان کرائے دار ہیں جن کی آمدن سے مرزائی اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو تقویت دیتے ہیں اور مسلمان لاعلمی میں ان کی سرگرمیوں کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ گزشتہ عرصہ رفیق مغل نے مارکیٹ کی از سرنو مرمت کی جس کے بعد اس نے ہر شخص سے لاکھوں روپے ایڈوانس وصول کیے اور اس سے ۲۰ فیصد جماعت مرتدہ کو فنڈ فراہم کیا۔ جب کہ غیرت، ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ان قادیانیوں سے معاشی بائیکاٹ کیا جائے اور ان سے ناتا توڑا جائے مگر مسلمان لاعلمی میں یا پھر دنیاوی مفاد کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بھول گئے ہیں۔ عادل مارکیٹ بھی قادیانی ڈاکٹر ظفر کلیم کی ہے اور پرانا بازار میں واقع اتفاق مارکیٹ کی ایک طرف دکانیں لطیف قادیانی کی ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کی ہیں۔ اسلام اور کفر کی تمیز ختم کرتے ہوئے مشترکہ نام اتفاق مارکیٹ رکھا گیا ہے۔ اسی طرح سٹی سائنس کالج کی عمارت بھی قادیانی ڈاکٹر جمیل الدین کی ہے جو نیو کچہری کے قریب واقع ہے۔ اس عمارت کی پیشانی پر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ''یاحیی یاقیوم'' لکھا ہوا تھا۔ مسلمانوں کے احتجاج پر شعائر اسلام کے الفاظ کو مٹایا گیا۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اسپتال میں بھی قادیانی ڈاکٹرز کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ اس وقت تین ڈاکٹر اور تین ڈسپنسر قادیانی DHQ اسپتال میں ہیں جو خفیہ طور پر ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کوٹلی شہر کے علاوہ

قادیانیوں کا گڑھ جس علاقہ کو سمجھا جاتا ہے، وہ راج محل کا علاقہ ہے جسے گوئی اور تتہ پانی کہا جاتا ہے۔ یہ سرحدی علاقہ ہے جہاں کے سادہ لوح اکثر مسلمان غریب ہیں اور دینی شعور نہ ہونے کی وجہ سے قادیانیوں کے دجل کا شکار ہوتے ہیں اور قادیانی اس علاقے میں خصوصی طور پر روپے پیسے اور نوجوانوں کو شادی کا لالچ دے کر گمراہ اور مرتد کر رہے ہیں۔ اس مشن کے لیے قادیانی خصوصی طور پر چناب نگر (ربوہ) سے خوبرو نوجوان لڑکیاں منگواتے ہیں۔ اس علاقے میں یہ لڑکیاں تین تین ماہ آ کر قیام کرتی ہیں اور نوجوانوں کو اپنی طرف مائل کر کے چناب نگر لے جاتی ہیں۔ تتہ پانی، درہ شیر خان روڈ رام باڑی کے مقام پر ایک ارتدادی مرکز قائم ہے جس کی شکل وصورت بھی مسجد کی طرح ہے۔ یہاں قادیانی اذان، جمعہ، جماعت اور لاؤڈ اسپیکر کا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی تھوڑے سے فاصلے پر جنگل میں قادیانیوں نے اپنی عیدگاہ اور قبرستان بنایا ہوا ہے۔ قبر پر تختے اور کتبے لگے ہوئے ہیں۔ جن پر قرآنی آیات درج ہیں جو قانوناً قادیانیوں کے لیے جرم ہے۔ گزشتہ دو سال سے قادیانی سلطان ولد لطیف نامی شخص جو خود جرمنی میں ہے اور سارا کام شاہ محمد جاوید کی زیرِ نگرانی میں ہو رہا تھا۔ اس نے تتہ پانی بازار میں ایک مارکیٹ کا کام شروع کیا تھا جہاں مارکیٹ کے اوپر ارتدادی مرکز تعمیر کرنا تھا۔ تحریک تحفظ ختم نبوت نے دو سال قبل اس منصوبے کو بے نقاب کیا تھا جس پر ابھی تک تعمیراتی کام بند ہے۔ اسی طرح تتہ پانی کے علاقہ پہاوڑہ میں قادیانیوں کا ایک ارتدادی مرکز پہلے سے تعمیر تھا۔ گزشتہ دو ماہ قبل قادیانیوں نے پہاوڑہ ہلاں کے مقام پر ایک نئے ارتدادی مرکز کو تعمیر کیا تھا جس سے علاقہ کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا اور ارتدادی مرکز کے خلاف ایف آئی آر کوٹلی تھانے میں درج کرا دی۔ مسلمانوں کے احتجاج اور اشتعال جو لازمی اور فطری عمل تھا جس پر کوٹلی انتظامیہ نے نوٹس لیتے ہوئے قادیانی مرکز کو مسمار کر دیا جس سے علاقہ میں کشیدگی کی صورت حال پر قابو پایا جا سکا۔ اس وقت اس ارتدادی مرکز کا کیس بھی عدالت میں زیرِ بحث ہے لیکن جب تک قادیانیوں کے تمام وہ مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہیں یا پھر وہ ۱۹۷۴ء کے بعد تعمیر کیے گئے، انھیں مسمار نہ کیا گیا، مسلمانوں میں اشتعال اور کشیدگی ختم نہیں کی جا سکتی۔

قادیانیوں کا ایک اہم گڑھ سرحدی علاقہ یونین کونسل گوئی جو لائن آف کنٹرول سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جہاں ان کے تقریباً چھے ارتدادی مراکز قائم ہیں۔ اس علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں تحریک آزادی کے لیے کس قدر نقصان دہ ہیں۔ تاریخ کا ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی اس سے بخوبی آگاہ ہے۔ یہاں پر قادیانی بھارتی ایجنسی را کے منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ مجاہدین اور جہادی تنظیموں کی مخبری اس علاقہ کے قادیانیوں کا خصوصی مشن ہے جس کے عوض وہ انڈیا سے بھاری رقوم حاصل کرتے ہیں۔ محمد اعظم ولد اللہ دتہ قادیانی جماعت کا سیکرٹری مالیات ہے جو انڈین آرمی سے رابطہ میں رہتا ہے۔ اس علاقہ میں قادیانیوں کا بڑا مرکز ندھیری گانڈھا میں ہے جہاں قادیانی علی الاعلان لاؤڈ اسپیکر پر اذان، جمعہ اور تقریریں کرتے ہیں۔ اس علاقے میں قادیانی اپنی بدمعاشی اور پیسے کے زور پر غریب مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر اپنے زیرِ اثر رکھتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان قادیانیوں کے خلاف آواز اٹھانے کی کوشش کرتا ہے تو قادیانی غنڈہ گردی اور بدمعاشی پر اتر

آتے ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصے قبل قادیانیوں کے سرغنہ ڈاکٹر منور جو ڈی ایچ کیو کوٹلی میں سرکاری ملازم ہے۔ اس کے بہنوئی محمد ایوب ولد اللہ دتہ نے چالیس سال قادیانیت کے جھوٹے مذہب سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے اسلام قبول کیا جس پر ڈاکٹر منور نے دیگر قادیانی غنڈوں کے ذریعے اس نومسلم پر حملہ کرا کر اسے زدوکوب کیا۔ اسی علاقہ ندھیری میں بعض مسلمان عورتیں جن کی شادیاں ایک عرصہ سے قادیانیوں کے ساتھ ہوئی ہیں۔ دینی علم نہ ہونے کی وجہ سے یا پھر دھوکہ میں آ کر علاقے کے لوگ قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک گروہ سمجھ رہے ہیں جب کہ اسلام اور شریعت کی رو سے یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کے اختلاط کی وجہ سے اگر بچے مسلمان تو والدین قادیانی، والدین مسلمان تو بچے قادیانی، بیوی مسلمان خاوند قادیانی، خاوند مسلمان تو بیوی قادیانی ہونے میں کوئی عار نہیں سمجھا جاتا۔ اس علاقے کا ایک متعصب قادیانی غلام نبی ولد احمد دین جو برطانیہ میں ہے۔ اس نے گزشتہ ایک سال قبل قادیانی جماعت کو چناب نگر (ربوہ) جا کر ایک ارب روپے فنڈ جمع کرایا تا کہ سادہ لوح اور غریب مسلمانوں کا ایمان خریدا جا سکے۔ اس سرحدی علاقہ میں قادیانی ابتداء میں غریب لوگوں کو روپے پیسے کا جھانسہ دے کر مرتد بناتے ہیں۔ جب کوئی ان کے جال میں پھنس گیا تو پھر اس سے ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ ایک عام اور غریب شخص سے بھی سالانہ آمدن کا کم از کم دس فیصد وصول کرتے ہیں اور یہ رقم قادیانیوں کے بڑے سرغنوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ ندھیری کے علاقے میں قادیانی سرعام ارتدادی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں اور لوگوں کو مناظرے کی چیلنج بازی بھی کرتے ہیں۔ قادیانیوں نے اس علاقے میں بڑی لاقانونیت مچائی ہوئی ہے۔ غلام رسول اور شریف نامی قادیانیوں نے اس علاقے کے غریب مسلمانوں کو دھمکیاں دے کر اپنے ماتحت رکھا ہوا ہے جو ایک کھلی دہشت گردی ہے۔ صد سالہ جشن رسوائیت جس پر پاکستان اور دیگر ممالک میں پابندی لگی لیکن قادیانیوں نے اس علاقہ ندھیری میں جشن رسوائیت منایا۔ اس ارتدادی اجتماع میں چناب نگر اور پنجاب کے دوسرے علاقوں سے قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ ندھیری کے قریب سہنی میں بھی قادیانیوں نے ارتدادی مرکز کی تعمیر شروع کی۔ پہلے یہاں پر مرکز نہیں تھا۔ ایک مکان کی آڑ میں قادیانیوں نے دو سال قبل ایک منزلہ عمارت تعمیر کی تھی۔ ابھی حال ہی میں دوسری منزل کی تعمیر شروع کر دی جس سے علاقہ میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کے وفد نے گزشتہ ماہ اس پورے علاقہ کا تفصیلی دورہ کر کے رپورٹ مرتب کی ہے۔ یہاں کے قادیانی اپنے اثر و رسوخ پر غریب لوگوں کو زیر نگین کیے ہوئے ہیں۔ اس وقت صورت حال پر اگر حکومت نے قابو نہ پایا اور ارتدادی مراکز کو مسمار کر کے قادیانیوں کو قانون کے مطابق سزا نہ دی گئی تو حالات کسی بھی وقت سخت کشیدہ ہو سکتے ہیں۔ مذہبی حلقوں کے علاوہ عام مسلمان بھی قادیانیوں کی سرگرمیوں پر سخت تشویش میں مبتلا ہیں۔ اگر حالات خراب ہوئے تو اس کا نقصان تحریک کشمیر کو ہوگا چونکہ قادیانی شروع سے کشمیر کے مجرم اعظم ہیں اور اس وقت بھی بھارت کے ایجنٹ کے طور پر سرحدی علاقوں میں مصروف ہیں۔ ان کی سرحدی علاقوں میں موجودگی کسی بھی خطرے سے کم نہیں۔